بسم اللہ الرحمن الرحیم

صوتی پیغام

امیر تنظیم القاعدۃ فی الصومال

الشیخ المجاہد ابو عبیدہ احمد عمر حفظہ اللہ

بعنوان

شریعت یا شہادت

اُردو ترجمہ

عالمی اسلامی میڈیا محاذ، برّصغیر

GIMF SUBCONTINENT
Global Islamic Media Front

شریعت یا شہادت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ ونستغفرہ و نعوذباللہ من شرور انفسناومن سیئات اعمالنا من یھداللہ فلا مضل لہ ومن ضل فلا ھادی لہ واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھد ان محمد عبدہ ورسولہ فقال اللہ تعالی:

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔(آل عمران-102)"

"لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اُسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت مرد و عورت دنیا میں پھیلا دیے۔ اُس خدا سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حق مانگتے ہو، اور رشتہ و قرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو۔ یقین جانو کہ اللہ تم پر نگرانی کر رہا ہے۔(النساء-1)"

"اے ایمان لانے والو! اللہ سے ڈرو اور ٹھیک بات کیا کرو۔(الاحزاب-70)"

"اللہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے قصوروں سے در گزر فرمائے گا۔ جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔(الاحزاب-71)"

امابعد!

اللہ رب العزت ہمارے اور آپ کے صالح اعمال قبول فرمائے۔ سب سے پہلے تو میں دنیا بھر کے مسلمانوں خصوصاً افغانستان، جزیرۃ العرب، مغرب اسلامی، شام، قوقاز اور دوسری تمام محاذوں پر موجود مجاہدین کی جانب اپنا سلام بھیجتا ہوں۔ میں تمام جہادی قیادتوں کو بھی خصوصی سلام اور عید کی مبارکباد بھیجتا ہوں جن میں سر فہرست ہمارے امیر الشیخ المجاہد ایمن الظواہری حفظہ اللہ ہیں۔ آپ سب کو یہ عید مبارک ہو۔

تقبل اللہ منا ومنکم ، وذکی اعمالنا واعمالکم ، وجعلھا فی موازیننا اجمعین

ہم اللہ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اس حالت میں اگلی عید دکھائے کہ جس میں اہل اسلام اپنے دین کو نافذ کر کے اور دشمنوں کو مغلوب کر کے عزت و سربلندی پا چکے ہوں۔ ہم تک یہ عید ایک ایسی حالت میں پہنچی ہے کہ جب دنیا بھر میں اسلامی سرزمینیں

شریعت یا شہادت

اسلام کے دشمن صلیبیوں، یہودیوں، مشرکین، دہریوں اور بالواسطہ یہ بلاواسطہ مسلمانوں پر جارحیت کے لیے کفار کے ساتھ تعاون کرنے والے مرتدین کی طرف سے بدترین جارحیت کا سامنا کر رہی ہیں۔ اللہ رب العزت نے اسلام دشمنوں کے دل میں موجود بغض سے ہمیں پہلے ہی آگاہ کر رکھا ہے:

"کسی مومن کے معاملہ میں نہ یہ قرابت کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ کسی عہد کی ذمہ داری کا۔ اور زیادتی ہمیشہ انہی کی طرف سے ہوئی ہے۔(التوبہ - 10)"

علماء تفسیر اس آیت کے مفہوم میں اس بنیادی چیز یعنی ایمان کا ذکر کرتے ہیں جس کے سبب وجہ سے کفار مسلمانوں کی طرف جارحیت اور ظلم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ پس اپنے دین کی دفاع میں کھڑے ہو جایئے، اس کی نصرت کیجیے اور ان سے لڑیئے جو اس کی جانب جارحیت کا مظاہرہ کرتے ہیں اور وہ بھی جو اس فعل میں دشمنوں کی مدد کرتے ہیں۔ سو اس بنیادی کلیے کو اپنایئے اور اپنی دوستی و دشمنی کے معیار کو اپنے نفس کی پسند ناپسند کی بنیاد پر نہ رکھیے کہ نفس تو یقیناً دھوکا ہی دے گا۔

- مرتدین نے ہمیشہ سے مسلمانوں کو اپنے پاک نظام کے نفاذ سے روکے رکھا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا بھر کی نجات کے لیے نازل کیا ہے اور یہ مرتدین ہر اس طریقے کو استعمال میں لاتے ہیں جس کے ذریعے سے زمین پر اللہ کی کتاب کی حکمرانی کو روکا جا سکے۔
- ان مرتدین نے مسلمانوں کے اوپر انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین اور کفری دستوروں کا نفاذ کر رکھا ہے۔
- یہ مرتدین مسلمانوں کے وسائل کو عسکری طاقت اور نام نہاد عالمی قوانین کے ذریعے لوٹنے میں مصروف ہیں۔
- انہوں نے مسلمانوں کے درمیان کفریہ عقائد، گمراہ کن نظریات اور فحاشی و بے حیائی کو فروغ دے رکھا ہے۔
- اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے حقیقی علماء اور صادقین نوجوانوں کو بھی اپنا ہدف بنا رکھا ہے جو کفار کی ان مکاریوں اور جھوٹ کا پردہ چاک کرنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔
- مرتدین کے قید خانے اہل ایمان مردوں، عورتوں، جوانوں اور بوڑھوں سے بھرے ہوئے ہیں جن کا جرم صرف یہ تھا کہ انہوں نے کہا "ہمارا رب اللہ ہے"۔

"اور ان اہلِ ایمان سے ان کی دشمنی کی اس کے سوا کوئی وجہ نہ تھی کہ وہ 'اللہ' پر ایمان لے آئے تھے اُس اللہ پر جو زبردست اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے۔(البروج-8)"

شریعت یا شہادت

پوری دنیا کے مسلمانوں کا آج یہی حال ہے چاہے وہ کس ملک میں اقلیت میں ہوں یا اکثریت میں۔ بلکہ خلافت کے خاتمے اور اسلامی سرزمینوں کی ملکوں میں تقسیم کے بعد سے ہی یہی حالت ہے۔ یہ وہ حقیقت ہے جو ایک مسلمان کو رنجیدہ کرتی ہے اور اسکو غصہ دلاتی ہے۔

ہم یعنی مشرقی افریقہ کے مسلمانوں کی حالت بھی کچھ مختلف نہیں ہے۔ ہم بھی دنیا بھر کے مسلمانوں جیسے کہ فلسطین، شام، عراق، برما، چچنیا اور وسط افریقہ کے اہل اسلام کی طرح مصائب اور مشکلات میں مبتلا ہیں۔ اس طرح ہر مسلمان سے برادرانہ اور مخلصانہ احساسات مطلوب ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسلمانوں کی مثال ایک جسم کی مانند ہے کہ اگر ایک عضو بھی تکلیف میں مبتلا ہو تو پور جسم بے چین ہو جاتا ہے (بخاری و مسلم)۔

الحمد للہ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہی ہے کہ اس نے اس دوران کچھ مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار کیا۔ یہ سو سال قبل خلافت کے سقوط کے بعد پہلی مرتبہ ہوا کہ مسلمان متحد ہو کر اپنی خلافت اور اتحاد و غلبے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ آج پوری دنیا میں مسلمان نوجوانوں نے زمین پر اللہ کی شریعت کے دوبارہ قیام کے لیے ایک عالمگیر تحریک برپا کی ہے اور امید کی کرنیں نظر آرہی ہیں۔ پس ہمیں صبر، استقامت اور حکمت کا مظاہرہ کرنا ہوگا یہاں تک کہ ہم اس مقصد تک پہنچ جائیں یعنی:

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو، ان کافروں سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین پورا کا پورا اللہ کے لیے ہو جائے۔ پھر اگر وہ فتنہ سے رُک جائیں تو ان کے اعمال کا دیکھنے والا اللہ ہے۔ (انفال-39)"

علماء تفسیر نے اس آیت کے ضمن میں لکھا ہے کہ جب تک عبادت ساری اللہ کی طرف نہیں ہو جاتی، شرک کا خاتمہ نہیں ہوتا اور تمام مسلمانوں کو ظلم و ستم سے نجات نہیں مل جاتی، لڑائی جاری رہے گی۔

جہاں تک صومالیہ کی بات ہے تو ہم سب جانتے ہیں کہ صلیبیوں کی کالونی بننے اور اس کے بعد آنے والی حکومتوں کے دور سے ہیں اس خطے کے مسلمان ان کا ظلم سہہ رہے ہیں جنہوں نے کفری نظریات کا نفاذ کیا۔ یہاں تک کہ امریکی حمایت یافتہ مرتد جنگجو سردار آئے اور پھر یہ موجودہ قبضہ۔ ان سارے طاغوتی مہمات کو مجاہدین صادقین کی جانب سے سخت اور شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس طرح ہمارا ان کے بارے میں گمان ہے اور باقی اللہ ہی ان کے ارادوں کو بہتر جانتا ہے۔

مسلمان کبھی بھی اپنے دشمنوں کے سامنے سر نہیں جھکاتے اور ہمارا جہاد بھی اسی جہاد کا تسلسل ہے جو ہمارے آباواجداد نے اپنے زمانے کے کفار کے خلاف شروع کیا تھا۔ اور آج ہم بھی اسی طرح اپنے دور کے ظالموں اور کفار کے خلاف ان کے جہاد کے ورثے کو جاری

رکھے ہوئے ہیں۔ اسی طرح حق اور باطل کے درمیان یہ جنگ جاری رہے گی یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

"اگر اس طرح اللہ انسانوں کے ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے ذریعے سے ہٹاتا نہ رہتا، تو زمین کا نظام بگڑ جاتا، لیکن دنیا کے لوگوں پر اللہ کا بڑا فضل ہے (کہ وہ اس طرح دفعِ فساد کا انتظام کرتا رہتا ہے۔ (البقرۃ- 251)"

اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"گھوڑوں کی پیشانیوں پر قیامت تک برکت رکھ دی گئی ہے۔ (بخاری و مسلم)"

یہ بات ذہن میں رہے کہ جیسے جیسے وقت گزرتا ہے اس کے ساتھ ہی کفار بھی نت نئے طریقے ایجاد کر دیتے ہیں جو پچھلوں سے کہیں زیادہ مہلک اور خطرناک ہوتے ہیں۔ اس لیے مشرقی افریقہ کے تمام مسلمانوں کو محتاط رہنا چاہئے اور ضروری اقدامات کرنے چاہئیں تاکہ وہ کسی بھی ایسے پھندے اور دشمن کی چال میں پھنسنے سے بچ سکیں۔ ایک مومن کو تو ہر وقت ہی محتاط رہنا پڑتا ہے۔

میں اس موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کچھ اہم مسائل پر بات کرنا چاہوں گا اور ہمیں اللہ سے دعا گو ہوں کہ وہ مجھے اس سلسلے میں کامیابی اور حق سے نوازے۔

پہلا پیغام: صومالیہ کے اہل اسلام کے نام

اے صومالیہ کے مسلمانوں! جان لو کہ آپ کی سرزمین دشمن کے قبضے میں ہے اور آپ کے بچے و بڑے مسلسل کفار کے ہاتھوں سے قتل اور استحصال کا سامنا کر رہے ہیں۔ آپ کی دولت اور وسائل لوٹ مار کا شکار ہیں اور اس صلیبی مہم کا مقصد آپ کو مسخر کرنا ہے تاکہ آپ ایک ایسے فرمانبردار غلام بن جائیں جو ہر دیے گئے حکم پر عمل درآمد کرنے کے لیے ہر وقت تیار ہو۔ صلیبیوں کی جانب سے خارجی افواج کو دی جانے والے فریبی ناموں سے دھوکہ مت کھایئے جو آپ کی زمین پر حملہ آور ہیں جبکہ ان کا دعویٰ ہے کہ وہ امن وامان قائم رکھنے والے (پیس ٹروپس) ہیں۔

جان لیجیے! کہ یہ وہی پیس ٹروپس ہیں جنہوں نے کل مرتد علاقائی جنگجو سرداروں کو مالی امداد دی تھی تاکہ وہ آپ کو قتل اور تباہ کر دیں۔ اور پھر جب آپ نے ان مرتدین کے خلاف جہاد کا علم بلند کیا تو آپ کے جہاد اور قربانیوں کی بدولت اللہ نے مسلمانوں کو عزت بخشی، ان کو جارحیت سے نجات عطا کی اور علاقے میں امن اور سکون قائم کر دیا۔ تب اسکے بعد آپ کی زمینوں پر ایتھوپیا نے حملہ کر دیا۔ پھر جب آپ نے ایتھوپیوں کے حملوں کو ناکام بناڈالا تو وہ ذلت کے ساتھ فرار ہونے پر مجبور ہو گئے۔ تب پھر اقوام متحدہ اور دیگر کفری اقوام کی مدد سے دیگر افریقی صلیبی آپ پر چڑھ دوڑے۔ یہ امن قائم کرنے نہیں آئے ہیں بلکہ درحقیقت ایتھوپی افواج کی

مدد کے لیے آئے ہیں جن کو آپ نے اللہ کی مدد سے شکست دی ہے۔ایتھوپیا کو یہ مدد ایک ایسے وقت میں دی جارہی ہے جب صومالیہ کے مسلمان ان کو نکال باہر کرنے کے بعد شریعت کے سائے تلے امن وسکون سے رہ رہے تھے۔

یہ ایک ایسا وقت تھا جب اسلامی ولایات اپنی جڑیں مضبوط کررہے تھے، شریعت نافذ تھی اور عدل وانصاف اور عزت قائم تھی۔یہ ایک ایسا وقت تھا جب صومالیہ کے مسلمان محفوظ اور خود مختار ہونے کے قریب تھے۔یہ ہجرت وجہاد کا دور تھا جب لوگوں کے حقوق محفوظ تھے۔مگر ظاہری سی بات ہے کہ یہ چمکتی ہوئی روشنی جو صومالیہ کے مسلمانوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ تھی کو دنیا بھر کے متحدہ صلیبی اتحاد کا سامنا کرنا پڑھ گیا۔پس انہوں نے چاہا کہ اس نور کو بجھادیں اور انہوں نے ان صوبوں پر حملہ کردیا جہاں پر شریعت نافذ تھی۔

اسلامی ولایات پر حملہ کرنے کے بعد صلیبیوں کو ظلم وستم ڈھانے کی کھلی چھوٹ مل گئی۔قتل عام،لوٹ مار، عزتیں لوٹنا، قبائلی دشمنیوں کو مہمیز اور بے حیائی ہر اس قصبے کا مقدر بن گئی جہاں پر ان کا قبضہ ہوا۔مثال کے طور پر کسمایو کو دیکھیں کہ کس طرح قبائل جنگجو ایک دوسرے کا خون بہارہے ہیں۔یا پھر بلدینے کو دیکھیں جہاں پر شدید سیلابوں اور قبائلی تنازعات وجنگوں نے لوگوں کو وہاں سے نکلنے پر مجبور کردیا۔یا پھر مارکہ شہر پر نظر دوڑائیں جہاں روزانہ کی بنیاد پر مسلمانوں کو قتل کیا جاتا ہے اور وہ غیر قانونی چیک پوسٹیں ہیں جن کو کسی زمانے میں مجاہدین نے ختم کردیا تھا پھر سے آباد ہوگئی ہیں۔

دیکھیں کس طرح انہوں نے مسلمان عورتوں کی عصمتوں کو پامال کیا؟اس حد تک کہ ان کو بھیجنے والے کافر صلیبیوں نے بھی اقرار کیا کہ ایمیسوم (AMISOM) کے سپاہیوں نے ۶ سال تک کی بچیوں کی عزتیں لوٹیں۔اور جو کچھ وہ چھپاتے ہیں وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔آپ بلوباردے کی مثال لے لیجیے جہاں مرتد جبوتی فوجیوں نے ایک مسلمان عورت کی عصمت کو پامال کیا اور اپنی غلیظ حرکتوں کو پھر کیمرے پر بھی ریکارڈ کیا۔

اب کیا بچا؟

حالیہ واقعہ محاس کے قصبے میں پیش آیا جہاں ایتھوپی فوجیوں نے نوجوان بچوں کی عزتیں لوٹیں اور جرائم کی یہ فہرست بہت طویل ہے۔ان سب سے بڑی شرمناک چیز وہ قانون ہے جو موغادیشو کی حکومت نے مسلمانوں کی اخلاقیات کو پامال کرنے کے لیے پاس کیا ہے۔اس کا اندازہ اس بات سے لگالیں کہ انہوں نے اس گناہ کی اجازت دے دی ہے جس کو کئی عیسائی اقوام نے بھی تسلیم کرنے سے انکار کردیا ہے۔

یہ تمام مظالم صلیبیوں کی طرف سے صومالیہ کے اہل ایمان کے خلاف منصوبہ بندی کے ساتھ طے کے کیے گئے ہیں۔ ہم کیسے یہ توقع کر سکتے ہیں کہ یہ وقوم اپنا وجود برقرار رکھ سکے گی اگر ہم نے ان ظالم دشمنوں کے خلاف جہاد کو چھوڑ دیا؟

اگر ہم ملک کی معاشی حالت پر آج ایک نظر دوڑائیں تو معلوم ہو گا کہ آج تک ملک اس بدترین سطح پر پہلے کبھی نہیں آیا۔ پورے معاشی نظام پر بیرونی ایجنسیوں کی اجارہ داری ہے اور مقامی زراعت اور ضروریات کی چیزوں کی فروخت میں مسلسل کمی آرہی ہے۔ اس معاشی جنگ کو تیز کرنے میں کوئی اور نہیں بلکہ ترکی کا ہاتھ ہے جو نیٹو کا ممبر ہے اور مسلمان امت کو مفلوج کرنے والی ایک فوجی طاقت ہے۔

نیٹو کافر اقوام پر مشتمل ایک اتحاد ہے جو مسلسل افغانستان اور دیگر خطوں کے مسلمانوں پر بمباریوں میں ملوث ہے اور ترکی بھی اسی اتحاد کا حصہ ہے۔ اس کے علاوہ نوے کی دہائی میں صومالیہ کے مسلمانوں پر امریکی جارحیت کے دوران بھی ترکی ان کے صف اول والا اتحادی رہا ہے۔ 1993ء کو ایک ترک جنرل سیوک بیر امریکی کمان میں بننے والی اس جنگی صلیبی اتحاد کا فورس کمانڈر تھا جس میں مختلف قومیتوں سے تعلق رکھنے والے ۳۰۰۰۰ سپاہی شامل تھے۔ یہ اتحاد ۴۰۰۰ سے زائد صومالی مسلمانوں کے قتل عام میں ملوث تھا۔ صومالیہ کے اہل اسلام کے خلاف ہونے والے اس صلیبی مہم میں ترکی بھی شامل تھا۔

اسی طرح ترکی ۱۹۹۲-۱۹۹۵ء میں بوسنیاء پر اقوام متحدہ اور فرانس کی متحدہ جارحیت میں بھی شامل رہا جس کے نتیجے میں ایک لاکھ سے زائد مسلمانوں کو بوسنیاء میں شہید کر دیا گیا۔ مسلمان سربنسیا میں ہونے والے اس قتل عام کو کبھی بھی نہ بھولیں گے جس میں ۸۰۰۰ مسلمانوں کی جانیں گئیں۔

ترکی کی حکومت نے شروع شروع میں مسلمانوں کو یہ کہہ کر گمراہ کیا کہ وہ شامی عوام کے حق میں ہیں اور بشار لاسد کے نصیری حکومت کے ظلم اور استبداد اور قتل عام کے شدید خلاف ہے۔ مگر آج ہم ترکی کی بارڈر پولیس کو ان خاندانوں پر نشانہ بازی کرتے ہوئے پاتے ہیں جن کو جنگ اور شدید امریکی وروسی بمباری کی وجہ سے اپنے علاقے چھوڑنے پڑے۔

ترک حکومت نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ جب تک یہود غزہ کا محاصرہ ختم نہیں کر دیتے ان کے ساتھ سفارتی تعلقات بحال نہیں کیے جائیں گے، یہ نہیں کہ جب تک وہ اسلامی سرزمین یعنی بیت المقدس سے نہ نکل جائیں۔ کئی لوگوں کو اس فیصلے سے شدید حیرت ہوئی اور سمجھے کہ شاید یہ ترکی کی جانب سے غزہ کی حمایت میں کہا گیا ہے۔ مگر آج ترکی نے ایک مرتبہ پھر یہود کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کر دیے ہیں اور یہود کی جانب سے مقبوضہ اسلامی زمینوں پر قبضے کے حوالے سے اس تعلق میں کوئی اشارہ ہی نہیں دیا گیا۔

صومالیہ میں ترک حکومت نے سب سے اہم ذریعہ آمدن یعنی موغادیشو ائیر پورٹ اور بندرگاہ کا کنٹرول اپنے قبضے کر رکھا ہے۔انہوں نے ۵۰۰۰ ملازمین کو بندرگاہ سے بھی فارغ کر دیا ہے جس کے ساتھ ساتھ انہوں نے تاجروں پر بھی سختی کر رکھی ہے اور پورے تجارت پر قبضہ جمار کھا ہے اور آج صومالیہ میں ترک حکومت سے ساز باز کیے بغیر کسی بھی قسم کی تجارت تقریباً ناممکن ہے۔اس قسم کے ظالمانہ پالیسیوں نے صومالیہ کے تاجروں کو مایوس کر دیا ہے۔اس لیے وہ مجبور ہو گئے ہیں کہ ترک حکومت کی جانب سے انقرہ سے زبردستی درآمد کیے جانے والے سستے اور غیر معیاری اشیاء خریدیں۔یہاں مسلمانوں کی قانونی تجارت تقریباً ختم ہونے کے قریب ہے اور ملک کساد بازاری کا شکار ہونے کے قریب ہے۔

یہ ضروری ہے کہ آج صومالیہ کے مسلمان ہوش کریں اور ترکی کی جانب سے صومالیہ میں ادا کی جانے والی کردار کو سمجھیں کیونکہ ان کا نقصان اس خیراتی فائدے سے کہیں بڑھ کر ہے جو ترک حکومت مہیا کرنے کا دعویٰ کر رہی ہے۔ حقیقت میں ترکی کی مثال نیٹو کے ہاتھ میں موجود اس زہر آلود خنجر جیسی ہے جس کو وہ مسلمانوں کے قلب میں گھونپ رہا ہے۔یہ ضروری ہے کہ ہم صلیبیوں کے پر فریب نعروں اور وعدوں کے جال میں نہ آئیں جو ان کے اور انکے مرتد اتحادیوں کی جانب سے ہمارے سامنے آتے ہیں۔

"دیدہ بینا رکھنے والوں کے لیے اس میں بڑا سبق پوشیدہ ہے۔(آل عمران-3)"

مرتد حکومتیں اور نام نہاد وفاقی حکومتیں نہ کبھی پہلے قانونی اور جائز تھیں اور نہ کبھی ہوں گے اور نہ ہی کبھی صومالیہ کے مسلمان ان کو تسلیم کریں گے ان شاءاللہ۔

یہ ایک مرتد حکومتی نظام ہے جس کو چلانے والے مرتد ہیں اور جن کی بقاء ہی ملک میں صلیبی افواج کی موجودگی پر انحصار کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا رفیق نہ بناؤ، یہ آپس ہی میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں اور اگر تم میں سے کوئی ان کو اپنا رفیق بناتا ہے تو اس کا شمار بھی پھر انہی میں ہے، یقیناً اللہ ظالموں کو اپنی رہنمائی سے محروم کر دیتا ہے۔(المائدۃ-51)"

یہ ایک ایسی مرتد نظام حکومت ہے جس کو چلانے والوں کی تربیت اور پرورش مغربی صلیبیوں کی جانب سے کی گئی ہے جو اپنے بے حیائی اور گستاخی کی وجہ سے جانے جاتے ہیں۔ان کی مثال ایک ایسی موقع پرست منافقین سے ہے جن کو کسی مذہب، قوم، لوگوں، ملک کے مستقبل وغیرہ سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔یہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کے قانون کو چھوڑ کر انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین کو اپنا لیا ہے۔اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

"حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ ہدایت واضح ہو جانے کے بعد اُس سے پھر گئے اُن کے لیے شیطان نے اِس روش کو سہل بنا دیا ہے اور جھوٹی توقعات کا سلسلہ اُن کے لیے دراز کر رکھا ہے۔ اِسی لیے انہوں نے اللہ کے نازل کردہ دِین کو ناپسند کرنے والوں سے کہہ دیا کہ بعض معاملات میں ہم تمہاری مانیں گے۔ اللہ اُن کی یہ خفیہ باتیں خوب جانتا ہے۔ پھر اُس وقت کیا حال ہو گا جب فرشتے اِن کی روحیں قبض کریں گے اور ان کے منہ اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے انہیں لے جائیں گے ؟ یہ اسی لیے تو ہو گا کہ انہوں نے اِس طریقے کی پیروی کی جو اللہ کو ناراض کرنے والا ہے اور اُس کی رضا کا راستہ اختیار کرنا ناپسند کیا۔ اِسی بنا پر اس نے اِن کے سب اعمال ضائع کر دیے۔ (محمد 25-28)"

یہ کسی بھی طرح کی عزت سے بری لوگ ہیں جنہوں نے ملک کو اسکے تاریخی دشمنوں یعنی ایتھوپیا اور کینیا کے حوالے کر دیا۔ یہ وہ شیاطین ہیں جن کو مسلمانوں کے درمیان پرانی قبائلی دشمنیاں ابھار کر ان کی بنیاد پر لڑا کر قتل اور تقسیم کرنے کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ہمسایہ قبائل کو ہتھیار دیتے ہیں اور پھر ایک دوسرے کے خلاف لڑنے کے لیے ورغلاتے ہیں تاکہ ان کی توجہ ان کے اصل دشمنوں یعنی ایتھوپیا اور کینیا وغیرہ سے ہٹ جائے۔ ان کی دن رات یہی کوشش رہتی ہے کہ ہر خطہ اپنے ہمسائے خطوں کے ساتھ ایک نہ ختم ہونے والے جنگ میں الجھ جائے۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

"مفسدوں کے کام کو اللہ سدھرنے نہیں دیتا۔ (یونس-81)"

"یہ لوگ تمہیں آگ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ اپنے اذن سے تم کو جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے، اور وہ اپنے احکام واضح طور پر لوگوں کے سامنے بیان کرتا ہے، توقع ہے کہ وہ سبق لیں گے اور نصیحت قبول کریں گے۔ (البقرۃ-221)"

ان کو تاریخ میں ہمیشہ اس پہلے حکمران کی طرح یاد رکھا جائے گا جس نے ادیس ابابا میں ایک ایتھوپی سفیر کو آگے کر کے ملک کا اختیار اس کے حوالے کر کے اس کو ہر قسم کے سیاسی فیصلے مسلمانوں پر مسلط کرنے کی اجازت دے دی۔

صومالیہ کے مسلمان جہاں کہیں بھی ہیں ان کے لیے میرا پیغام ہے کہ جہاد ہی آپ کی عزت اور زندگی کا واحد ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پکار پر لبیک کہو جبکہ رسول ﷺ تمہیں اس چیز کی طرف بُلائے جو تمہیں زندگی بخشنے والی ہے، اور جان رکھو کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے اور اسی کی طرف تم سمیٹے جاؤ گے۔ (انفال-24)"

شریعت یا شہادت

جان لو! کہ اگر کوئی شخص جہاد چھوڑ دے گا تو وہ ہمیشہ کے لیے ذلیل ہو گا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر تم دنیاوی کاروبار میں گم ہو گئے اور گائے کی دم پکڑ لو گے اور زراعت میں مصروف ہو کر جہاد چھوڑ دو گے تو اللہ تم پر ذلت کو مسلط کر دے گا اور اس وقت تک اسے نہ اٹھائے گا جب تک تم اپنے دین کی طرف واپس پلٹ کر نہ آ جاؤ۔ (ابوداؤد)

اٹھو اور ایتھوپیا و کینیا کے صلیبیوں کے خلاف جہاد کا آغاز کر دو جنہوں نے تمہاری سرزمینوں پر قبضہ کر رکھا ہے اور اپنے قبضے کو مزید وسعت دے رہے ہیں۔ اپنے آپ کو ان مرتدین سے آزاد کروالیجیے جنہوں نے آپ کے دین اور سرزمین کو بھیج دیا ہے اور آپ کو کفار کے حوالے کر رکھا ہے۔ اللہ کی ذات پر ہی بھروسہ رکھیے کہ یہی دنیا و آخرت میں آپ کی نجات کا واحد ذریعہ ہے۔

میں صومالیہ کے تمام مسلم قبائل، ان کے ذہین افراد، تاجروں اور مختلف گروہوں سے تعلق رکھنے والے مسلمان آبادی کو پکارتا ہوں کہ اٹھو اور ان فریبیوں سے امت کو بچاؤ۔ تاریخ کو پڑھو اور دیکھو تو یہ واضح ہو جائے گا کہ آج جو کچھ ہو رہا ہے یہ اسی آبادیاتی نظام کے خلاف ہے جس کے خلاف سید محمد اور شیخ حسن برسامے لڑے تھے۔ یہ آپ پر فرض ہے کہ آپ اٹھیں اور اس جنگ کی شدت اور امت پر اس کی اثر اندازی کا اندازہ کر لیں اور اس کے دفاع میں اپنا کردار نبھائیں۔

ہم مغربی اداروں کی قبضے میں ہیں جنہوں نے لوگوں کی دولت اور ذریعہ آمدنی پر قبضہ کر رکھا ہے اور اپنے مفادات کو عسکری طاقت کے ذریعے سے محفوظ کر رکھا ہے۔ اور یہ مرتد نظام کے آلہ کار ہی ہیں جنہوں نے ان اداروں کو اپنا جال بچھانے کے لیے سیاسی طاقت فراہم کی ہوئی ہے اور وہی کر رہے ہیں جو یہ ادارے چاہتے ہیں جبکہ دوسری طرف لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ ان کے اور اگلی نسل کے لیے کاروبار اور پیشے کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔

میں صومالی قبائل کو ان مرتدین کے ساتھ اتحاد کرنے سے خبردار رہنے کی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اپنے باپوں اور بھائیوں کو بھی اپنا رفیق نہ بنائو اگر وہ ایمان پر کفر کو ترجیح دیں۔ تم میں سے جو اُن کو رفیق بنائیں گے وہی ظالم ہوں گے۔ اے نبی ﷺ، کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ، اور تمہارے بیٹے، اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں، اور تمہارے عزیز و اقارب، اور تمہارے وہ مال جو تم نے کمائے ہیں، اور تمہارے وہ کاروبار، جن کے ماند پڑ جانے کا تم کو خوف ہے، اور تمہارے وہ گھر جو تم کو پسند ہیں، تم کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کی راہ میں جہاد سے عزیز تر ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ تمہارے سامنے لے آئے اور اللہ فاسق لوگوں کی رہنمائی نہیں کیا کرتا۔ (التوبہ 23-24)"

اللہ کے دین کے نصرت کے لیے کھڑے ہو جایئے اور اپنی جانوں، مالوں، ذہنوں اور دعاؤں سے اس کا دفاع کیجیے اور یقیناً اللہ آپ کو فتح دے گا اور مشکل سے نجات دلائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اللہ ضرور اُن لوگوں کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کریں گے۔ اللہ بڑا طاقتور اور زبردست ہے۔(الحج-40)"

دوسرا پیغام: اسلامی ولایتوں میں موجود مسلمانوں اور ان کے گورنرز کے نام

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے، زکوٰۃ دیں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے۔ اور تمام معاملات کا انجام کار اللہ کے ہاتھ میں ہے۔(الحج-41)"

سب سے پہلے تو میں اسلامی ولایات کے عوام کی تعریف کرنا چاہوں گا۔ جان لیجیے! کہ آپ دیگر مسلمان آبادی کے لیے ایک روشن مثال ہیں کیونکہ آپ نے شریعت کے تحت زندگی گزارنے کو ترجیح دی ہے، الولاء والبراء کے عقیدے کو نافذ کیا ہے اور خود کو کفار سے جداء کیا ہے۔ آپ ہی اسلامی امارت کے قیام کے لیے بنیاد ہیں اور اپنے مجاہدین بیٹوں کے ساتھ کھڑے ہونے کی وجہ سے قابل تعریف ہیں۔ آپ مظلوموں کے لیے ایک سہارے کے ستون کی مانند اور اتحاد و واحدانیت کی زندہ مثال ہیں۔ جان لیجیے! کہ صرف شریعت کے نفاذ ہی سے امن حاصل کیا جا سکتا ہے۔ صرف شریعت کے ذریعے ہی سے بھائی چارے کے فضاء قائم کی جا سکتی ہے۔ یہ شریعت ہی ہے جس کے ذریعے سے خوشحالی اور کامیابی تک پہنچا جا سکتا ہے اور جس کے تحت مسلمان اپنی کھوئی ہوئی عزت و عظمت کو بحال کر سکتے ہیں۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

"حقیقت میں تو امن انہی کے لیے ہے اور راہِ راست پر وہی ہیں جو ایمان لائے اور جنہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ آلودہ نہیں کیا"۔(الانعام-82)

اس آیت کے ضمن میں علماء تفسیر کا کہنا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے صرف اللہ کی بغیر کسی شریک کے خالص نیت کے ساتھ عبادت کی۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو دنیا میں ہدایت اور حشر کے دن امن دی گئی ہے۔

میری اللہ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو فتح اور خیریت سے نوازے۔ صبر کیجیے کہ فتح یقیناً قریب ہے۔

میں اسلامی ولایتوں کے گورنروں کے لیے بھی ایک خاص پیغام بھیجنا چاہوں گا۔ جان لیجیے! کہ آپ کے کندھوں پر ایک بھاری ذمہ داری اور فرض ہے۔ امت مسلمہ کی آپ سے یہ توقعات ہیں کہ آپ اسلامی ولایتوں کی حدود کو ملک کے دیگر حصوں اور ہمسایہ ممالک میں بھی وسعت دیں گے۔ میں آپ کو حوصلہ دیتا ہوں اور یاد دلاتا ہوں کہ مسلمانوں کے ساتھ اپنے معاملات میں عدل سے کام لیجیے۔ ان کے ساتھ نرمی کیجیے اور انکی ضروریات پوری کرنے کی پوری کوشش کریں۔ ان کے بڑوں کی عزت کریں جیسے کہ اپنی

والدین کی کرتے ہیں، ان کے نوجوانوں کے ساتھ اپنے بھائیوں جیسا سلوک کریں اور ان کے بچوں سے ایسا برتاؤ کریں جیسا کہ اپنے بچوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ میں آپ کو اللہ رب العزت کا یہ فرمان یاد دلاتا ہوں:

"(ہم نے اُس سے کہا)" اے داؤدؑ ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے، لہٰذا تو لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ حکومت کر اور خواہشِ نفس کی پیروی نہ کر کہ وہ تجھے اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی۔ جو لوگ اللہ کی راہ سے بھٹکتے ہیں یقیناً اُن کے لیے سخت سزا ہے کہ وہ یوم الحساب کو بھول گئے۔(ص-26) "

علماء تفسیر اس آیت کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ایک نصیحت ہے حکمرانوں کے لیے کہ لوگوں کے درمیان انصاف اور حق سے حکمرانی کریں جس کو اس نے نازل فرمایا ہے تاکہ وہ گمراہی میں نہ پڑیں۔ اور اللہ ان لوگوں کو خبردار کر رہے ہیں جو اس کی راہ سے ہٹتے ہیں ایک سنگین عذاب اور سزا سے۔

اس بات کو یقنی بنانے کے لیے سخت کوشش کریں کہ لوگ اپنے دین کو سیکھیں اور اسلامی اداروں اور تقاریب کے اہتمام کو جاری رکھیں۔ جان لیجیے! کہ لاپرواہی قوموں کو ترقی کی راہ سے ہٹاتی ہے پس اس سے محتاط رہیں۔ یہ بھی جان لیں کہ علم اور مضبوط عقیدہ ہی قوموں کی بلندی میں اہم کردار ادا کرتی ہے پس اس پر محنت کریں۔ اس سے سبق لیجیے اور جان لیجیے کہ سب سے بہترین علم وہی ہے جو اس دنیا و آخرت دونوں میں آدمی کے کام آئے۔ جان لیجیے کہ اگر آپ اپنی اس ذمہ داری کو اچھی طرح سے نبھا گئے تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے بشارتوں کے حقدار ٹھریں گے۔

تیسرا پیغام: اہل علم اور طالبانِ علم کے نام

میرا تیسرا پیغام اہل علم یعنی علماء اور علم دین کے طالب علموں کے نام ہے۔ جان لیں! کہ آپ پر اللہ نے ایک مذہبی ذمہ داری اور فریضہ عائد کیا ہے۔

"ان اہل کتاب کو وہ عہد بھی یاد دلاؤ جو اللہ نے اُن سے لیا تھا کہ تمہیں کتاب کی تعلیمات کو لوگوں میں پھیلانا ہوگا، انہیں پوشیدہ رکھنا نہیں ہوگا۔ مگر انہوں نے کتاب کو پسِ پشت ڈال دیا اور تھوڑی قیمت پر اُسے بیچ ڈالا۔ کتنا بُرا کاروبار ہے جو یہ کر رہے ہیں۔(آل عمران -187)"

علمائے تفسیر اس آیت کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ اس آیت میں اہل کتاب کے لیے ایک نصیحت اور تنبیہ ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے نبیوں کے سامنے بیعت کی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے ہیں اور لوگوں کے سامنے اس کا ذکر کریں گے تاکہ وہ اس کے لیے تیار رہیں اور جب اللہ انہیں مبعوث فرمائے تو ان کی پیروی کریں۔ لیکن انہوں نے پھر حقیقت کو چھپا دیا اور اس دنیا اور آخرت کے

انعام کو انہوں نے ایک قلیل دنیاوی قیمت پر بیچ دیا۔ کیا ہی نقصان کا سودا اور بیعت کیا انہوں نے۔ اسی طرح یہ علماء کے لیے بھی ایک تنبیہ ہے کہ وہ اپنی راہ سے ہٹنے سے محتاط رہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ انہیں بھی وہی چیز گمراہ کرے جس نے اہل کتاب کو گمراہ کیا۔ پس اس لیے علماء کو علم حاصل کرنے اور اسے پھیلانے میں کوششیں کرنی چاہئے تاکہ وہ پھر انہیں صحیح اقدامات کرنے پر تیار کرے نہ کہ وہ اسے چھپاتے پھریں۔

آج امت جس جدوجہد میں الجھی ہوئی ہے وہ انفرادی طور پر ہر مسلمان کے اوپر فرض عین ہے۔ یہ بغیر کسی شک و شبے کے ایک کھلی جنگ ہے۔ ایک طرف صلیب اٹھائے اور اپنی گردنوں پر لٹکائے مسلمانوں کی سرزمینوں میں دھندناتے اور جنگ کرتے ہوئے وہ کفار ہیں جن سے لڑنے کا اللہ ہمیں حکم فرما رہے ہیں۔ وہ مسلمانوں کی عصمتوں کو زبردستی پامال کر رہے ہیں اور اپنی مقبوضہ علاقوں میں عیسائیت پھیلا رہے ہیں۔

یہ آپ پر عائد ایک ذمہ داری ہے کہ جس کو آپ نے نے نبھانا ہے جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور العز بن عبدالسلام رحمہ اللہ نے نبھایا۔ جنہوں نے تاتاریوں کے خلاف جنگ میں نمایاں کردار ادا کیا یہاں تک کہ وہ فتح یاب ہوئے اور اسلامی تاریخ میں ان کا نام سنہری الفاظ میں لکھا گیا۔

یہ علماء کا فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کو صحیح منہج اور موقف واضح کر کے بتائیں۔ وہ واضح موقف جو ان پر موجودہ حالات میں فرض عین ہے۔ ان کی ذمہ داری ہے کہ مسلمانوں کو اسلام دشمنوں کے مذموم مقاصد سے آگاہ کریں جن میں سے ایک کا نام الیکشن ہے جو کفار نے ترتیب دے رکھا ہے اور کفر میں ڈوبا یہ نام نہاد وفاقی نظام جو نظام کفر کو نافذ کرنے کے لیے مرتب کیا گیا ہے۔

وہ علماء جو کسی بھی وجہ سے جہاد میں شرکت نہیں کر سکتے، ان کو چاہئے کہ مجاہدین کے خلاف بولنے سے باز آجائیں اور اپنے علم سے اسلام کی نصرت کریں اور تقاریر و تحریروں سے کفار سے لڑیں۔

میں امت مسلمہ کو خاص طور پر ان علماء سوء سے خبردار کرتا ہوں جو کفار کا دایاں بازو بنے ہوئے ہیں اور دن رات اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ کسی طرح سے مرتد حکومتوں کی تعریف کریں۔

چوتھا پیغام: مشرقی اور وسط افریقہ میں موجود اپنے مسلمان بھائیوں کے نام

میرا چوتھا پیغام مشرقی افریقہ خصوصاً کینیا، ایتھوپیا وغیرہ اور وسط افریقہ میں رہنے والے مسلمان بھائیوں کے نام ہے۔

شریعت یا شہادت

ہم آپ پر کفار کی جانب سے مسلط کی گئی سختیوں، ظلم وجبر اور استحصال سے اچھی طرح باخبر ہیں اور یہ حالات ہمارے دلوں کو چھلنی کیے دیتی ہیں۔ان شاءاللہ مجاہدین اپنے موجودہ وسائل اور صلاحیتوں کے ساتھ آپ کی نصرت کے لیے کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیں گے اور اللہ کی مدد سے آپ کے دشمنوں سے آپ کا انتقام لیں گے تاکہ موت کا کڑوا ذائقہ وہ بھی چکھ سکیں۔

ہمارے ممباسا کی گلیوں میں بہائے جانے والے علماء دین کے خون کو ہر گز نہ بھولیں گے جیسے انہوں نے شیخ عبود روگو، شیخ ابو بکر مکابری، شیخ ابو نصیبہ (سمیر خان) رحمہااللہ اور دیگر کو انہوں نے خون میں نہلا دیا۔ جس کسی نے بھی اس قتل عام میں دشمن کا ساتھ دیا ہے وہ ہمارے نشانے پر ہے اور ان شاءاللہ اسے جلد اس کی بھاری قیمت چکانی پڑے گی۔

میں آپ کو جہاد میں شرکت کی دعوت دیتا ہوں کہ اپنی نوجوانوں کو جہادی تربیت گاہوں کی جانب بھیجیں۔ میں آپ کو ہجرت کی دعوت دیتا ہوں کہ اللہ کی اس پکار کا جواب دیں:

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہیں کیا ہو گیا کہ جب تم سے اللہ کی راہ میں نکلنے کے لیے کہا گیا تو تم زمین سے چمٹ کر رہ گئے؟ کیا تم نے آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا؟ ایسا ہے تو تمہیں معلوم ہو کہ دنیوی زندگی کا یہ سب سر و سامان آخرت میں بہت تھوڑا نکلے گا۔ تم نہ اُٹھو گے تو خدا تمہیں دردناک سزا دے گا، اور تمہیں جگہ کسی اور گروہ کو اٹھائے گا، اور تم خدا کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے، وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔(التوبہ 38-39)"

"نکلو، خواہ ہلکے ہو یا بوجھل اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ، یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔ (التوبہ-41)"

میں مشرقی افریقہ کے مسلمانوں کو ہتھیار اٹھا کر جنگ کے مختلف طریقے سیکھنے کی اپیل کرتا ہوں جیسے کہ گوریلا جنگ۔ میں ان کے نوجوانوں کو اپنے قریب موجود کفار کے قتل پر ابھارتا ہوں اور انہیں کہتا ہوں کہ ان کفار کے ساتھ لڑنے میں کوئی کسر نہ چھوڑیں۔ اگر کوئی چاقو یا کلہاڑی سے انہیں قتل کر سکتا ہے تو بھی کر گزرے اور اگر کوئی ان کے اوپر گاڑی چڑھا کر انہیں قتل کر سکتا ہے تو بھی کر گزرے۔ جہاں بھی یہ نظر آئیں انہیں نشانہ بنائیں۔

اپنی کاروائیوں میں اللہ سے خصوصی مدد مانگیں اور جہاں تک ہو سکے انہیں خفیہ رکھیں اور ہدف کا تعین کرتے وقت حکمت سے کام لیں۔ اپنی ماضی کے تجربوں پر نظر دوڑائیں گے تو ان شاءاللہ آپ اپنی کوششوں میں اللہ کی رحمت کو موجود پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"پس اے نبی ﷺ ، تم اللہ کی راہ میں لڑو، تم اپنی ذات کے سوا کسی اور کے لیے ذمہ دار نہیں ہو۔ البتہ اہلِ ایمان کو لڑنے پر اُکسائو، بعید نہیں کہ اللہ کافروں کا زور توڑ دے، اللہ کا زور سب سے زیادہ زبردست اور اس کی سزا سب سے زیادہ سخت ہے۔(النساء-84)"

میں اللہ وحدہ لا شریک لہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آپ کی عزت و قار کی بحالی کا جہاد کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے کہ یقیناً جو چیز طاقت کے ذریعے آپ سے چھینی گئی ہے اسے طاقت ہی سے واپس لی جاسکتی ہے۔

اگر آپ یہ طریقہ اختیار کریں گے تو یقیناً اللہ آپ کو فتح دے گا اور جان لیجیے کہ مجاہدین آپ کو ہر گز نہیں بھولے ہیں۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کی، آپ کے دین، عزت و وقار کی حفاظت کرے۔ ان شاءاللہ جلد آپ خوشیاں منائیں گے اور آپ پر آنے والی یہ سختیاں فتح و کامرانی میں بدل جائیں گے۔

آخری پیغام: رباط میں موجود مجاہدین کے نام

میرا آخری پیغام مختلف محاذوں میں رباط میں مصرف مجاہدین کے نام ہے جو کفر کا زور توڑ رہے ہیں اور انکے دلوں میں خوف طاری کیے ہوئے ہیں۔ جان لیجیے کہ آپ ہی اس امت کے وہ شہسوار ہیں جن سے امت کو امیدیں وابستہ ہیں۔ آپ اسلام کے سب سے عظیم عبادت میں مصروف ہیں اور اللہ کی رحمت کے بعد یہ آپ کا جہاد ہی ہے جس نے امت کو آج اس مقام پر کھڑا کیا ہے۔ اگر آپ کا جہاد نہ ہوتا تو مسلمانوں کو نماز پڑھنے اور روزے رکھنے کی بھی اجازت نہ ہوتی جیسا کہ آپ کچھ ممالک میں دیکھ سکتے ہیں۔ مسلمان عورتوں کے حجاب آپ ہی کی وجہ سے چہروں کو چھپائے ہوئے ہیں۔ مساجد اور مدارس آپ ہی کے جہاد کی بدولت کام کر رہے ہیں۔ آپ ہی کی قربانیوں کی بدولت شریعت کا نفاذ اور صحیح عقیدے کی ترویج ہو رہی ہے۔

یہ آپ ہی ہیں جو کفر کی جانب سے اسلامی ولایات پر زمین و آسمان اور سمندروں سے ہونے والی ہر ایک جارحیت کا مقابلہ کر رہے ہیں اور ان کو پسپا کر رہے ہیں۔ اگر آپ نہ ہوتے تو یقیناً یہ امت آج سے بہت پہلے ختم ہو چکی ہوتی۔

دعا ہے کہ اللہ آپ کے جہاد اور شہادتوں کو قبول فرمائے اور آپ کے زخمیوں کو شفاء جبکہ قیدیوں کو رہائی دلائے۔ آمین

کفار سے لڑنے کی اپنی کوششوں کو دوگنا کر دیجیے اور جان لیجیے کہ آپ سے پہلے آپ کے بھائی اپنا وعدہ پورا کر چکے اور ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے پس آج یہ ذمہ داری آپ کے کندھوں آپڑی ہے۔ جان لیجے! کہ اگر آپ اللہ کی جانب سے خود پر عائد یہ ذمہ داری نبھائیں گے تو آپ دونوں جہانوں میں کامیابی پائیں گے اور اگر آپ نے لاپرواہی کی تو اللہ آپ کی جگہ کسی دوسری بہتر قوم کو لے آئے گا۔ جہاد کا راستہ طویل ہے اس لیے صبر و استقامت کا مظاہرہ کیجیے۔ ہم میں سے ہر ایک کو ان میں سے کسی ایک گروہ میں ہونا چاہئے کہ یا تو شہید ہو جائیں یا پھر جہاد کے راستے پر ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے شہادت کا انتظار کریں۔

"ایمان لانے والوں میں ایسے لوگ موجود ہیں جنہوں نے اللہ سے کیے ہوئے عہد کو سچا کر دکھایا ہے۔ان میں سے کوئی اپنی نذر پوری کر چکا اور کوئی وقت آنے کا منتظر ہے۔انہوں نے اپنے رویے میں کوئی تبدیل نہیں کی۔(الاحزاب-23)"

ان میں سے نہ ہو جایئے کہ جو اس وقت پیچھے ہٹ گئے جب فتح قریب آ لگی۔جان لیجیے کہ آپ کا جہاد کسی جغرافیائی حدود کا پابند نہیں ہے بلکہ یہ ایک عالمی جہاد ہے۔ ہمارے جہاد کا مقصد کلمۃ اللہ کی سربلندی اور مظلام مسلمانوں کا دفاع، کفار سے قتال، مقبوضہ اسلامی سرزمینوں کی بازیابی، مرتدین و کفار کی قید میں موجود مسلمانوں کی رہائی ہے جو اس وقت تک نہ رکے گا جب تک کہ کفر و شرک کو صفحہ ہستی سے نہ مٹایا جائے اور کرہ ارض پر اللہ کی شریعت کا نفاذ نہ ہو جائے۔

آپ پر لازم ہے کہ مسلمانوں اور مجاہدین کی صفوں میں اتحاد کو برقرار رکھیں۔ کبھی بھی ایک متحدہ امت بننے والے اصولوں پر سمجھوتہ نہ کریں۔

"اللہ کو تو پسند وہ لوگ ہیں جو اُس کی راہ میں اِس طرح صف بستہ ہو کر لڑتے ہیں گویا کہ وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔(الصف-4)"

جب تک ایک دوسرے کا عقیدہ کسی بھی نفاق سے پاک ہے ایک دوسرے کی بات سنو اور فرمانبرداری کا مظاہرہ کرو۔

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب کسی گروہ سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو، توقع ہے کہ تمہیں کامیابی نصیب ہو گی۔اور اللہ اور اس کے رسُول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑو نہیں ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ صبر سے کام لو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔(الانفال 45-46)"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ نے تمہارے لیے تین چیزوں کو پسند اور تین چیزوں کو ناپسند فرمایا ہے۔وہ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ تم بغیر کسی کو شریک کیے صرف اسی کی عبادت کرو، اور یہ کہ تم سب اس کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اور تفرقہ نہ پھیلاؤ اور وہ فضول گپ شپ، تکرار اور مال کے ضیاع کو ناپسند فرماتا ہے۔(مسلم)

جہاد کے راستے کو غلو اور گمراہی سے بچائیں۔اپنے جہاد کے لیے خود سے شرائط وضع نہ کیجیے اور ہر ایک کو اس کی ذمہ داری اخلاص کے ساتھ ادا کرنے دیجیے تاکہ اللہ آپ کو جنت میں جگہ دے۔اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہر مسلمان پر اپنے امیر کی اطاعت لازم ہے چاہے وہ اس کو پسند کرے یا نہ کرے الا یہ کہ وہ آپ کو کی غیر شرعی کام کا نہ کہے۔اگر وہ ایسا کہے تو پھر اس کی سمع واطاعت نہ کی جائے۔(بخاری و مسلم)

شریعت یا شہادت

جہاد ایک عبادت ہے اور ہمیں اس بات کا خیال رہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ کی احکامات کے مطابق سرانجام دیا جائے اور اس کو کسی بھی دنیاوی ذرائع یا شہرت حاصل کرنے کے لیے استعمال کرنے سے محتاط رہنا چاہیئے۔اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں ان لوگوں سے خبردار کیا ہے جو دنیاوی مفادات کے لیے جہاد کو استعمال کرتے ہیں اور اسی طرح آپ ﷺ نے ہمیں ایک سچے مجاہد کی مثال بھی واضح کرکے دی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ ہلاکت ہو درہم و دینار اور خمیصہ (مال اور قیمتی کپڑے) کے غلام کے لیے کہ اگر اسے دیا جائے تو وہ خوش ہو جائے اور اگر نہ ملے تو ناخوش ہو جائے پس ہلاک و برباد ہو جائے ایسا شخص۔اور اگر اس کو کوئی کانٹا چبھے تو کسی کو اس نکالنے کو نہ پائے۔خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جو اپنے گھوڑے کی زین پکڑ کر اللہ کی راہ میں جدوجہد کرتا ہے اور اس کے بال بکھرے ہوئے جبکہ پاؤں دھول میں اٹے ہوں۔اگر اسے آگے کیا جائے تو وہ خوشی سے آگے ہوتا ہے اور اگر اسے پیچھے بھی کرو تو رضامندی کے ساتھ پیچھے ہو جاتا ہے۔(وہ اتنا مخلص ہوتا ہے) اگر اجازت مانگے تو اجازت نہ ملے اور اگر سفارش کرے تو سفارش قبول نہ ہو۔(بخاری)

میں مجاہدین کو ان علماء سے علم حاصل کرنے کی ترغیب دیتا ہوں جو مختلف محاذوں پر موجود ہیں اور سچ و حق کو واضح کرنے کے لیے اپنی جانوں کو داؤ پر لگائے ہوئے ہیں۔اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

"جو لوگ ہماری خاطر مجاہدہ کریں گے انہیں ہم اپنے راستے دکھائیں گے اور یقیناً اللہ نیکوکاروں ہی کے ساتھ ہے۔(العنکبوت-69)"

مجاہدین کے خلاف گردش کرنے والے جھوٹی خبریں پھیلانے والوں سے محتاط رہیے اور کوشش کیجیے کہ ان کے دل شکستہ ہو جائیں اور ان کے درمیان اختلاف کو ہوا دیں۔ایک طرف تو وہ اسلام پر ایک بوجھ ہیں تو دوسری طرف وہ کبھی بھی آپ کے لیے طاقت اور نصرت کا ذریعہ نہیں بن سکیں گے۔اللہ رب العزت نے ہمیں ان سے کچھ اس طرح خبردار کیا ہے:

"اگر واقعی اُن کا ارادہ نکلنے کا ہوتا تو وہ اس کے لیے کچھ تیاری کرتے۔لیکن اللہ کو اُن کا اٹھنا پسند ہی نہ تھا اس لیے اس نے انہیں سست کر دیا اور کہہ دیا گیا کہ بیٹھ رہو بیٹھنے والوں کے ساتھ۔اگر وہ تمہارے ساتھ نکلتے تو تمہارے اندر خرابی کے سوا کسی چیز کا اضافہ نہ کرتے۔ وہ تمہارے درمیان فتنہ پردازی کے لیے دوڑ دھوپ کرتے،اور تمہارے گروہ کا حال یہ ہے کہ ابھی ان میں بہت سے ایسے لوگ موجود ہیں جو ان کی باتیں کان لگا کر سنتے ہیں،اللہ ان ظالموں کو خوب جانتا ہے۔(التوبۃ46-47)"

علمائے تفسیر کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو آپ کے ساتھ نکلنے کو اس لیے ناپسند فرمایا کہ اگر بالفرض مومنین کے ساتھ (جہاد کے لیے) نکل بھی جائیں تو بھی یہ تمہارے لیے فتنہ اور اختلاف ہی پیدا کریں گے۔کیونکہ وہ بزدل ہیں اس لیے وہ تمہارے

درمیان بہتان بازی، غیبت، چغلی، دشمنی اور آزمائشیں پیدا کریں گے (تمہارے گروہ کا حال یہ ہے کہ ابھی ان میں بہت سے ایسے لوگ موجود ہیں جو ان کی باتیں کان لگا کر سنتے ہیں)۔یعنی کے ان کی بات سنتے ہیں اور اس پر یقین کرتے ہیں۔کیونکہ ان کو ان دھوکہ بازوں کی حقیقت کا پتہ نہیں ہوتا اس لیے وہ ان کی باتوں پر یقین کریں گے اور یوں تمہارے درمیان فساد اور اختلاف پیدا ہو گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تم کو تم میں سے بہترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے کہا کہ ہاں۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہیں جن کو دیکھ کر تمہیں اللہ کی یاد آجائے اور کیا میں تم میں سے بدترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ نے کہا ضرور بتائیں تو آپ نے فرمایا: تم میں سے بدترین وہ ہے جو محبت کرنے والوں کے درمیان نفرت پیدا کرے اور بہتان بازی کے ذریعے فساد پھیلائے۔(احمد)

اپنے دشمنوں کے خلاف لڑائی میں ثابت قدم رہیے اور ان کی جانب سے میڈیا پر پھیلائی گئی جھوٹی افوہوں سے گمراہ نہ ہو جایئے۔ان کے جدید ہتھیاروں اور مال و دولت سے خوفزدہ نہ ہوں۔ذلت کی زندگی کی بجائے ایک معزز شہادت کی موت کو ترجیح دیجیے۔اللہ کے اذن سے کفار اپنے مقاصد میں ناکام ہو چکے ہیں اور اب کا خاتمہ قریب آگیا ہے۔ان کے سپاہیوں کا مورال گر چکا ہے اس لیے ان جارح صلیبی فوجیوں اور ان کے مرتد معاونین کے خلاف اپنے حملوں میں شدت لایئے۔

ان کے مفادات کو اپنا ہدف بنایئے اور ان کو چین سے بیٹھنے نہ دیجیے۔ان کی کمک کے راستوں میں کمین لگایئے اور بارودی سرنگوں کے حملوں کو وسعت دیجیے۔اس وقت تک میدان کو نہ چھوڑیے جب تک آپ میں سے ہر ایک یہ یقین نہ کر لے کہ اس نے کم از کم ایک صلیبی فوجی کو قتل کر دیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اور اگر عہد کرنے کے بعد یہ پھر اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین پر حملے کرنے شروع کر دیں تو کفر کے علمبرداروں سے جنگ کرو کیونکہ اُن کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں۔شاید کہ (پھر تلوار ہی کے زور سے) وہ باز آئیں گے۔(التوبہ-12)"

"ان سے لڑو، اللہ تمہارے ہاتھوں سے ان کو سزا دلوائے گا اور انہیں ذلیل و خوار کرے گا اور اُن کے مقابلہ میں تمہاری مدد کرے گا اور بہت سے مومنوں کے دل ٹھنڈے کرے گا۔اور ان کے قلوب کی جلن مٹا دے گا، اور جسے چاہے گا توبہ کی توفیق بھی دے گا۔اللہ سب کچھ جاننے والا اور دانا ہے۔(التوبہ 14-15)"

"پس جب حرام مہینے گزر جائیں تو مشرکین کو قتل کرو جہاں پاؤ اور انہیں پکڑو اور گھیرو اور ہر گھات میں اُن کی خبر لینے کے لیے بیٹھو۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو انہیں چھوڑ دو۔اللہ درگزر فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔(التوبہ-5)"

شریعت یا شہادت

کبھی بھی کسی کافر صلیبی کو اپنی سرزمین پر سکون سے رہنے نہ دیجیے جبکہ ہمارے لوگ ذلیل ہو رہے ہوں۔ آپ کے نعرے 'شریعت یا شہادت' کے ہونے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"پس تم بودے نہ بنو (کمزور نہ پڑو) اور صلح کی درخواست نہ کرو، تم ہی غالب رہنے والے ہو۔ اللہ تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے اعمال کو وہ ہرگز ضائع نہ کرے گا۔ (محمد-35)"

رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب سے افضل موت کونسی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ سوار جس کو اسکے سواری کے جانور سمیت خون میں نہلا دیا جائے۔ (ابن ماجہ)

پس کفار یہ اچھی طرح جان لیں کہ اگر وہ مزید ۱۰ سال بھی صومالیہ میں رہنا چاہیں تو ہم بھی کئی دہائیوں تک ان کا مقابلہ کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں ان شاءاللہ۔ ہم کبھی بھی دشمن کی بڑی تعداد اور عسکری ٹیکنالوجی کی برتری کی وجہ سے ان سے لڑنے سے عاجز نہیں آ سکتے۔

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اس راستے پر استقامت سے نوازے اور آخر میں شہادت کی موت سے۔ کفار سے میں کہتا ہوں کہ اللہ ہمارا حامی و مددگار ہے جبکہ تمہارا کوئی مددگار نہیں ہے۔

ہم دنیا بھر میں موجود مسلمان قیدیوں سے کہنا چاہتے ہیں کہ جان لیجیے کہ ہم بھی آپ کی تکلیف کو محسوس کر رہے ہیں۔ صبر کیجیے اور جان لیجیے کہ آپ کی رہائی آپ کے مجاہدین بھائیوں کی گردنوں پر قرض ہے۔ ہم اللہ سے اپنے اس فرض کی ادائیگی کے لیے مدد مانگتے ہیں۔ میں مجاہدین سے کہتا ہوں کہ مسلمان قیدیوں کی رہائی تمہارے اولین مقاصد میں سے ہونی چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ فکوا العانی (قیدیوں کو چھڑاؤ)۔ (بخاری)

جہاد میں شہید ہونے والوں کے والدین اور بیواؤں سے میں کہوں گا کہ صبر کیجیے اور جان لیجیے کہ جہاد میں اپنی زندگی کو قربان کرنے سے بڑی کوئی چیز نہیں ہے۔ ان کو اللہ کی جانب سے اس راستے کے لیے چن لیا گیا ہے جس کی شدید تمنا خود رسول اللہ ﷺ نے کی تھی۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ نے اپنی راہ میں اخلاص اور ایمان کے ساتھ نکلنے والے شخص کے لیے مال غنیمت یا جنت کی ذمہ داری لی ہے۔ اگر مجھے امت کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں کسی بھی مہم سے پیچھے رہنا گوارا نہ کرتا۔ میں چاہتا ہوں کہ میں اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ ہو جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ ہو جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں۔ (بخاری)

پس یہی حقیقی کامیابی ہے کہ انہوں نے اپنی جانیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہاتھ بیچ دی ہیں اور ہم امید رکھتے ہیں کہ اللہ نے انکے اعمال قبول کر لیے ہیں۔

شریعت یا شہادت

"حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے مومنوں سے ان کے نفس اور ان کے مال جنت کے بدلے خرید لیے ہیں۔ وہ اللہ کی راہ میں لڑتے اور مارتے اور مرتے ہیں۔ ان سے (جنت کا وعدہ) اللہ کے ذمے ایک پختہ وعدہ ہے توراۃ اور انجیل اور قرآن میں۔ اور کون ہے جو اللہ سے بڑھ کر اپنے عہد کا پورا کرنے والا ہو؟ پس خوشیاں مناؤ اپنے اس سودے پر جو تم نے خدا سے چکا لیا ہے، یہی سب سے بڑی کامیابی ہے ۔(التوبہ-111)"

اس آیت کے ضمن میں الحسن البصری اور قتادہ کہتے ہیں کہ یقیناً اللہ نے ان کے ساتھ یہ تجارت کر لی ہے اور اس کو قیمتی بنا لیا ہے۔ شمر ابن عطیہ کا کہنا ہے کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کے گلے پر اللہ نے یہ بیعت نہ باندھی ہو چاہے وہ اس کو پورا کرے یا نہ کرے اور پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

"جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے ہیں اُنہیں مردہ نہ سمجھو، وہ تو حقیقت میں زندہ ہیں، اپنے رب کے پاس رزق پا رہے ہیں۔ جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے اُنہیں دیا ہے اُس پر خوش و خرم ہیں، اور مطمئن ہیں کہ جو اہل ایمان ان کے پیچھے دنیا میں رہ گئے ہیں اور ابھی وہاں نہیں پہنچے ہیں ان کے لیے بھی کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے۔ وہ اللہ کے انعام اور اُس کے فضل پر شاداں و فرحاں ہیں اور اُن کو معلوم ہو چکا ہے کہ اللہ مومنوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔ (ایسے مومنوں کے اجر کو) جنہوں نے زخم کھانے کے بعد بھی اللہ اور رسول ﷺ کی پکار پر لبیک کہا۔ اُن میں جو اشخاص نیکوکار اور پرہیز گار ہیں اُن کے لیے بڑا اجر ہے۔ (آل عمران 169-172)"

ہم ان کو اللہ کے رسول ﷺ کی اس حدیث کے حوالے سے بھی مبارکباد دیتے ہیں جس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ شہید اپنے خاندان کی ستر افراد کے لیے شفاعت کرے گا۔ (ابوداؤد)

وہ صومالی نوجوان جنہوں نے ابھی تک جہاد میں شرکت نہیں کی ہے ان کو میری پکار ہے کہ وہ عالمی صلیبی سے قتال میں جلدی کریں اور اپنے مجاہدین بھائیوں کے ساتھ آملیں۔ یہ بات ہمیں ہر دن تکلیف دیتی ہے کہ مسلمان نوجوان چند حقیر دنیاوی مال و متاع کے حصول کے لیے سمندر میں ڈوب کر مر گئے۔ جان لیں کہ جو کچھ اللہ نے آپ کے مقدر میں لکھا ہے اس میں کوئی بھی آپ سے چھین نہیں سکتا۔ اللہ پر توکل کیجیے اور اپنی زمین پر رہ کر اپنے دین کا دفاع کیجیے۔ جان لیجیے کہ جب آپ باہر جانے کی کوششوں میں لگے ہیں آپ ہی کی عمر کے ایتھوپی اور کینیا کے صلیبی سپاہی آپ کی سرزمین پر حملہ آور ہیں اور آپ کے گھروں پر قبضہ کر رہے ہیں۔

آخر میں ہم صومالیہ کے مسلمانوں کو کفار کے تیار کردہ اور منعقد کردہ نام نہاد/الیکشن میں حصہ لینے سے خبردار کرتے ہیں۔ ہم کبھی بھی جمہوری کفر کو اس سرزمین پر نافذ نہیں ہونے دیں گے ان شاءاللہ۔ صومالیہ پر صرف اور صرف اسلام ہی کی حکمرانی ہو گی۔

شریعت یا شہادت

اے اللہ! ہم ہر اس طاغوت سے بری ہیں جو اپنے رب کی جانب سے تنبیہات کا خوف نہیں کرتا اور نافرمان ہے اور ہر اس جارح سے جو عذاب آخرت کا خوف نہیں رکھتا اور مظلوموں کو دباتا ہے۔ ہم ہر اس شخص سے بری ہیں جو اس کام میں مدد کرتا ہے جو آپ کو پسند نہیں ہے اور ہر اس گناہ میں مدد دینے والے سے جو آپ نے حرام کر رکھا ہے۔ ہم اس زمانے میں آپ کی ہدایت کے طلبگار ہیں کہ جب ہدایت کی نشانیاں گم ہو چکی ہیں اور باطل کی طرف پکارنے والے کھل کر پکار رہے ہیں اور ظالم حکمران جنہوں نے مسلمانوں کے دلوں پر ہیبت طاری کیا ہوا ہے اور علماء اس قابل نہیں ہیں کہ کھل کر ان طواغیت کے سامنے سچ کہہ سکیں۔ اے اللہ! یہ آپ کا دین ہے جس کے خلاف ہر کفار چالیں چل رہا ہے۔ اے اللہ! اپنے دین، اپنے کتاب اور اپنی امت کی حفاظت فرما۔ اے اللہ! آپ ہی کے قدرت میں ہے کہ ان جابر حکمرانوں کو ذلیل کریں اور بدکار طواغیت کو فتح کریں۔ یہ آپ ہی کے قدرت میں ہے کہ کمزور کو فتح یاب کریں اور اسے انصاف مہیا کریں۔ اے اللہ! ہمارے قیدیوں کو رہائی، زخمیوں کو شفاء اور شہداء کو قبول فرمالے۔ اے اللہ! یہ آپ ہی کی امت ہے جس کو کافر اقوام نے چاروں طرف سے ظلم واستبداد کی نیت سے گھیرے میں لے رکھا ہے۔ پس اے ہمارے رب! ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ جب ہم دشمن کا سامنا کریں تو ہمیں ثابت قدم رکھ اور اپنے دین کے دفاع میں ہمیں استقامت عطا فرما اور محاذوں پر ہمیں جمائے رکھ۔ اے اللہ یہ جہاد کا دور ہے پس ہمیں شہادت عطا فرما اور بچ جانے والوں کو فتح کر کہ آپ ہی فتح دلانے والے ہیں۔ آپ ہی ہمارے حامی، مددگار اور کافروں پر فتح دلانے والے ہیں۔

یا تو ہم شریعت کی سائے میں زندگی گزاریں گے
جہاں مسلمانوں کے علم اونچے ہو کر لہرائیں گے
یا پھر ہمیں جنگ کے دنوں میں پاؤ گے
محاذ پر اپنے ہی خون میں نہلائے ہوئے

Global Islamic Media Front

اے اقصیٰ ہم آرہے ہیں

ادارہ الکتائب برائے نشرواشاعت

حرکت الشباب المجاہدین

تنظیم القاعدۃ فی الصومال